REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور - پاکستان

یوم شنبہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ؍
سہ ماہی ۶ ؍
ماہوار ۲ ؍
فی پرچہ ۱؍

جلد ۳ | یکم صلح ۱۳۲۸ ہش | ۳۰ صفر ۱۳۶۸ ھ | یکم جنوری ۱۹۴۹ء | نمبر ۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

لاہور ۳۱ ماہ فتح - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ

2699

اعتقاداً قبول کرنے کے بعد عملاً اسلام کو اپنی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی کرو

ہالینڈ کے نومسلم ظفر اللہ کاخ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت

لاہور ۳۱ دسمبر۔ آج بعد نماز عصر رتن باغ میں ہالینڈ کے نومسلم مکرم ظفر اللہ کاخ کو جو دعوت استقبال دی گئی۔ اس میں حاضرین مجلس اور مکرم ظفر اللہ کاخ کو انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اسلام کو اعتقاداً قبول کر لینے کے بعد اب ظفر اللہ کاخ صاحب کو (جو میرے احمدی مسلمان بھائی۔ مسلمان دوست اور میرے روحانی بیٹے ہیں) میری نصیحت یہ ہے کہ اب اسے اپنی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی کرنے کی کوشش کریں۔

حضور نے فرمایا آج دنیا میں بہتیرے ایسے لوگ ہیں جو اسلامی فلسفے کی برتری کے قائل ہیں۔ لیکن اسلام محض ایک فلسفہ ہی نہیں بلکہ ایک مذہب ہے۔ لہٰذا اسے فلسفے کے طور پر مان لینا ہی روحانی فلاح و نجات کے لئے کافی نہ ہوگا۔ ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی ایسا حکم نہیں دیا۔ جسپر خود عمل کر کے نہ دکھایا ہو۔ اور ویسے بھی اللہ تعالےٰ کا حکم یہی تھا کہ تم دوسروں کو وہ کچھ نہ کہو۔ جس پر تم خود عمل پیرا نہیں ہو۔

(باقی دیکھیں صہ ۸ پر)

پاکستان عنقریب دُنیا کے صفِ اوّل کے ممالک میں جگہ حاصل کریگا

پشاور ۳۱ دسمبر۔ بلجیم کے تجارتی وفد کے لیڈر نے جو آجکل صوبہ سرحد کا دورہ کر رہے ہیں۔ ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کے باشندے اپنی نئی مملکت کو مضبوط بنانے میں جس سرگرمی اور تندہی سے کام کر رہے ہیں۔ میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ مہاجرین کی آبادکاری حکومت پاکستان کا ایک اہم کارنامہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ عنقریب پاکستان دنیا کی صفِ اول کے ممالک میں جگہ حاصل کرلیگا۔

پاکستان کی اقتصادی حالت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ پاکستان ایک زراعتی ملک ہے اس کو بہت جلد صنعتی ملک بنانا ٹھیک نہ ہوگا۔

پاکستان کی اقتصادی حالت تسلی بخش ہے

امریکہ میں پاکستانی سفارتخانے کے مشیر کا بیان

واشنگٹن ۳۱ دسمبر امریکہ میں پاکستانی سفارت خانے کے مشیر مسٹر عثمان علی بیگ نے کہا ہے کہ پاکستان اس کا خواہاں ہے۔ تاکہ اقتصادی امور میں توازن برقرار رکھ کے صنعتی اعتبار سے ترقی کیجا سکے۔ پاکستان کی اقتصادی حالت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر عثمان علی نے کہا۔ وہاں خوراک کی اجناس ضرورت سے زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ وہاں کی اقتصادی حالت اچھی ہے۔ انہوں نے پاکستان کے پہلے مالی سال کے بجٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا پاکستان کا پہلا بجٹ متوازن تھا۔ مسٹر عثمان علی آجکل امریکہ کے صنعتی کارخانوں کا دورہ کر رہے ہیں۔

اقوام متحدہ کا ثقافتی ادارہ پاکستان کی تعلیمی حالت کا مطالعہ کریگا

نئی دھلی ۳۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کا تعلیمی و ثقافتی ادارہ بہت سے ممالک کا تعلیمی جائزہ لینے کے لئے پروگرام مرتب کر رہا ہے۔ چنانچہ اس پروگرام کے مطابق جن ممالک میں سب سے پہلے کام شروع کیا جائے گا۔ ان میں پاکستان کا نام بھی شامل ہے۔ پاکستان کے علاوہ ہندوستان۔ سیلون۔ برما۔ سیام اور انڈونیشیا میں بھی تعلیمی حالت کا جائزہ لینے کا انتظام کیا جارہا ہے۔

ہندوستان پاکستان کمیشن کے فوجی مشیر کی آمد

کراچی ۳۱ دسمبر۔ اقوام متحدہ کے ہندوستان پاکستان کمیشن کے فوجی مشیر لفٹنٹ جنرل ڈیوائی اتوار کو کراچی پہنچ رہے ہیں۔ کراچی میں دو روز قیام کرنے کے بعد وہ نئی دہلی روانہ ہو جائیں گے۔

مارشل چیانگ کائی شک مستعفی ہونے کے لئے تیار ہیں

نانکنگ ۳۱ دسمبر۔ جمہوریہ چین کے صدر مارشل چیانگ کائی شک نے چینی عوام کے نام نئے سال کے پیغام میں کہا ہے۔ کہ اگر چین کے کمیونسٹ سچے دل سے سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو میں بھی مستعفی ہونے کے لئے آمادہ ہوں۔ چین کی فوجی حکومت خانہ جنگی کو ختم کرنے کی خاطر صلح کی بات چیت کے لئے ہر وقت تیار ہے لیکن شرط یہ ہے۔ کہ کمیونسٹ قومی مفاد اور بہتری کے لئے سچے دل سے کام کرنے کا ذمہ لیں۔ ورنہ چین کی قومی حکومت آخر دم تک کمیونسٹوں کے خلاف برسرپیکار رہیگی۔

برما سے ۵ لاکھ ۷۰ ہزار ٹن چاول عنقریب چٹاگانگ پہنچ جائیگا

کراچی ۳۱ دسمبر۔ خوراک کی بین الاقوامی انجمن نے اس سال کے لئے چاول کا جو کوٹہ مشرقی بنگال کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس میں سے ۵ لاکھ ۷۰ ہزار ٹن کی پہلی قسط اگلے ماہ چٹاگانگ پہنچ جائے گی۔ اس امر کا انکشاف مشرقی بنگال کے وزیر سول سپلائیز نے کل اخباری نمائندوں کی پریس کانفرنس میں ایک بیان دیتے ہوئے کیا۔ یہ چاول برما سے آرہا ہے۔ مشرقی بنگال میں کپڑے کی صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر موصوف نے بتایا کہ مارچ سے نومبر تک کپڑے کی ۴۴ ہزار گانٹھیں مشرقی بنگال کے مختلف حصوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔

صوبجات کے پولیس افسران کی کانفرنس

کراچی ۳۱ دسمبر۔ پاکستانی صوبوں کے بڑے بڑے پولیس افسران کی ایک کانفرنس جنوری کے وسط میں ڈھاکہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ غالباً حکومت پاکستان کے وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین بھی * اس کانفرنس میں شرکت کرینگے۔ یہ کانفرنس اس امر پر غور کریگی۔ کہ پولیس سے متعلق مختلف صوبوں کے باہمی معاملات کو جلد سے جلد کس طرح طے کیا جا سکتا ہے۔

کراچی ۳۱ دسمبر آج وزیر خزانہ کی صدارت میں عام مالی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جسمیں خرچ سے متعلق متعدد تجاویز پر غور کیا گیا ۳ جنوری کو کمیٹی کا اجلاس پھر ہوگا اور باقی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی - اے - ایل ایل - بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل - بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمہوری انڈونیشیا کی مقاومت

سنگاپور ۳۰ دسمبر۔ سماٹرا سے موصول شدہ اطلاعات سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ غیر منظم فوجی جمہوریہ فوجوں کے ساتھ مل کر ولندیزی حملہ کا خوب مقابلہ کر رہے ہیں اطلاع میں کہا گیا ہے۔ جمہوریہ فوجوں اور عوامی غیر منظم فوجیوں نے ۲۴ دسمبر کو پاجاکومبوہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ بوکٹنگی سے دس کلو میٹر دور باسو کے شہر کو بھی گھمسان کی لڑائی کے بعد آزاد کرلیا گیا ہے اطلاع میں مزید کہا گیا ہے کہ جمہوریہ فوجوں نے گادت کے ہوائی مستقر پر ہوائی حملہ شروع کر دیا ہے پاڈنگ پایا نجنگب اور سولوک میں بھی لڑائی ہو رہی ہے۔

ایک ... اطلاع میں کہا گیا ہے کہ جمہوریہ فوجوں نے پاڈنگ کے شہر پر دھاوا بول دیا ہے۔ اور دو طرف سے بڑھ رہی ہیں۔

ہندوستان میں غیر ملکی زبانوں کا اسکول

نئی دہلی۔ ۳۱ دسمبر۔ وزارت دفاع کی طرف سے غیر ملکی زبانوں کا ایک اسکول قائم کیا جارہا ہے جہاں سرکاری افسروں کو غیر ملکی زبانوں کی تعلیم دی جائے گی۔ شروع شروع میں (۱) فرانسیسی (۲) روسی (۳) جرمن۔ فارسی (۵) عربی (۶) چینی (۷) اور جاپانی زبانوں کی تعلیم دی جائے گی۔ وہ اسکول بنیادی طور پر فوجی افسروں کے لئے ہیں لیکن مختلف وزارتوں کے افسر بھی داخل ہو سکینگے (ا۔ ا۔ س)

مصر کے داہنے محاذ کو محاصرے میں لینے کی یہودی کوشش ناکام کر دی گئی

قاہرہ ۔ ۳۱ دسمبر ایک یہودی بکتر بند نے مصر کے تحت کے علاقے کے داہنے بازو کو محاصرے میں لینے کی کوشش کی تھی۔ اسکو ناکام بنا دیا گیا۔ یہ اعلان مصر کی وزارت جنگ نے کیا ہے۔

کمیونک میں کہا گیا ہے کہ مصری طیاروں نے یہودی چوکیوں پر مسلسل حملے کئے اور ان کو بہت نقصان پہنچایا۔ یہودیوں کے تین طیاروں کو مار گرایا گیا۔ اور تمام مصری طیارے صحیح و سلامت واپس آگئے۔ (اسٹار)

روہر کی بین الاقوامی حیثیت

برلن ۳۱ دسمبر۔ روسیوں کے زیر کنٹرول برلن ریڈیو نے جرمن روہر کو بین الاقوامی حیثیت دینے کے سلسلہ میں مغربی طاقتوں کے اقدام سے خطرناک نتائج برآمد ہونے کی دھمکی دی ہے ریڈیو نے کہا کہ "روہر اب جرمنی نہیں رہا۔ وہ امریکی ہو گیا ہے۔ (اسٹار)

—— بیت المقدس۔ ۳۱ دسمبر برطانیہ کی بہت سی مذہبی جماعتوں نے ایک لاکھ چیچک کے ٹیکوں کا تحفہ پیش کیا ہے۔ یہ تحفہ یہاں کے نائب ڈسٹرکٹ بشپ نے بیت المقدس کے محکمہ صحت کو پیش کیا ہے۔ (اسٹار)

جاوا میں جمہوری فوجیں برقرار ہیں

نئی دہلی۔ ۳۰ دسمبر۔ نئی دہلی میں انڈونیشی دفتر کا بیان ہے کہ جاوا میں انڈونیشی جمہوریہ کی فوجیں برقرار ہیں اور وہ ولندیزی مواصلات کے سلسلہ کو توڑنے کے چھوٹے چھوٹے دستوں میں منقسم ہو گئی ہیں

بیان میں مزید کہا گیا۔ کہ مغربی جاوا میں ریل کے اہم جنکشن جیکیک پر قبضہ کر لیا گیا اور جمہوری چھاپہ ماروں نے اس پر دس گھنٹہ تک قبضہ قائم رکھا۔ شہر کے نزدیک کی پٹڑی اور پل کو تباہ کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے ایک گاڑی پٹڑی سے اتر گئی

کرنل کاویلارانگ اور ان کی فوجیں وسطی بتیانوں کے مقام پر سرگرمیاں کر رہی ہیں مغربی سماٹرا میں ہولناک جنگ ہو رہی ہے جہاں فوجوں کی کمان کرنل ہدایت کر رہے ہیں۔ جنوبی سماٹرا ابھی تک ولندیزیوں کی پہونچ سے باہر ہے۔ اور اسے فوجی علاقہ قرار دے دیا گیا ہے

(اسٹار)

ٹانگانیکا کی جواہرات کی کان

لندن ۳۱ دسمبر۔ دنیا کی سب سے زیادہ دولتمند کان سے دس گنے زیادہ جواہرات نکالے جانے لگیں گے۔ جب ٹانگانیکا مودھی کے علاقہ میں ضروری مشینیں پہونچ جائیں گی۔ اس کان سے ایک ہندوستانی کا بہت قریبی تعلق ہے۔

معمولی مشینوں کی مدد سے ولیمس ڈائمنڈ لمیٹڈ روزانہ ۵۰۴ قیراط جواہرات نکال رہی ہے۔ کان کے حصہ داروں میں صرف مسٹر آغا سی چوپڑا ہیرونی حصہ دار ہیں۔ مسٹر چوپڑا اس کان کے منتظم ڈاکٹر جان تھومسن ولیمس کے قانونی مشیر ہیں۔ مسٹر ولیمس پہلے ایک سائنسدان اور فلسفی تھے اب کارکن بن گئے ہیں ایک مرتبہ ڈاکٹر ولیمس کو ان کی کان کے لئے ۵ لاکھ پونڈ پیش کئے گئے۔ لیکن انہوں نے اسے نامنظور کر دیا۔ اس وقت اس کان سے محض سطحی کھدائی کے بعد ہی ۲۶۰۰ پونڈ روزانہ کی آمد ہے۔ (اسٹار)

ہندوستان آئندہ ۳۰ لاکھ ٹن غلہ درآمد کریگا

نئی دہلی ۳۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ملک کی غذائی قلت کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت ہند ۱۹۴۹ء کے دوران میں چاول گندم اور مکا پر مشتمل ۳۰ لاکھ ٹن غلہ درآمد کرے گی۔

سال کے ابتدائی ۶ ماہ میں ہندوستان کو ۲ لاکھ ۱۶ ہزار ٹن چاول برما سے ایک لاکھ ۴۴ ہزار ٹن سیام سے ملے گا۔ مصر ۵۰ ہزار روانہ کرے گا۔

روسی حکومت نے ہندوستانی چائے کے تبادلہ میں ۵۷ ہزار ٹن گندم کی پیشکش کی ہے۔ اس سے پیشتر اس نے ایک لاکھ ٹن پیشکش کی تھی۔ سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے ہندوستان کی غذائی صورت حال اطمینان بخش ہو جائے گی۔ (اسٹار)

ہندوستان میں برمی سفیر

نئی دہلی ۳۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ رنگون ہائی کورٹ کے سابق جج سر سیٹا بو کے ہندوستان میں برمی سفیر مقرر ہونے کا امکان ہے (اسٹار)

نئے سال سے برطانیہ کے نئے سکے "شہنشاہ ہند" کا لقب محو کر دیا گیا

لندن ۳۱ دسمبر۔ اس ہفتے شاہی ٹکسال سے برطانیہ کے لئے سکے نکل رہے ہیں۔ اور ان پر سے شہنشاہ ہند کا سابقہ لقب محو کر دیا گیا ہے۔ اگر حالات درست رہے تو نئے سال کے پہلے کاروباری دن یعنی ۳ جنوری ۱۹۴۹ء سے چلنے شروع ہو جائیںگے۔ ہندوستان کی آزادی کے ایکٹ کی وجہ سے نئے سکے بنانے کی ضرورت پڑی۔ پچھلے ہفتے شہنشاہ نے اس کی اجازت دے دی تھی۔

نئے سکے بنانے کا کام ٹکسال والوں کے لئے بہت بڑا کام ہے۔ آٹھ قسم کے سکے بنانے کے لئے مختلف قسم کے سانچے تیار کرنے پڑے۔ کانسی کے تین سکوں پر حروف پہلے کی طرح ہیں۔ اور ان کے بنانے میں ٹکسال والوں کو بہت کم دقت محسوس ہوئی۔ دیگر پانچ قسم کے چاندی کے ۴ سکوں کے بنانے میں کافی دشواری پیش آئی یہ سکے آئندہ ہفتے سے رائج ہو جائیںگے۔ لاطینی حروف "انڈ ایمپ" محو کر دئے گئے ہیں۔ اور جن سکوں پر آجکل "جی۔ آر۔ آئی" کندہ ہوتا ہے۔ ان پر صرف "جی۔ آر" لکھا ہوا ہوگا۔ (اسٹار)

لڑائی بند کرنے کے متعلق ڈاکٹر سومترو کے تاثرات

نیویارک ۳۱ دسمبر۔ انڈونیشیا کے نمائندے مقیم نیویارک، ڈاکٹر سومترو نے مجلس تحفظ کی انڈونیشیا میں لڑائی بند کرنے والی قرارداد کے بارے میں کہا ہے کہ یہ اس وقت تک بے معنی ہے۔ جب تک کہ اس میں ولندیزوں سے یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ حملہ کرنے سے پیشتر کی حدود میں اپنی فوجیں منتقل کرلیں۔

اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے ڈاکٹر موصوف نے فرمایا کہ مجلس تحفظ کے فیصلہ نے ہالینڈ کے حملہ پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

مجلس تحفظ کا یہ فیصلہ مستقبل میں چلکر ایسی مثال بن جائے گا کہ جنگ پسند اقوام دنیا کی رائے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جب چاہیں امن عالم کو خطرہ میں ڈال سکیں گی اور اسلئے یہ انجمن اقوام عالم کے مستقبل کو تاریک بنا دیگی۔

حکومت ہند کا اظہار تاسف

بمبئی۔ ۳۱ دسمبر۔ ہالینڈ کے انڈونیشیا پر فوجی اقدام کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے بمبئی کے طلباء نے ہالینڈ کے سفارت خانہ سے سرکاری جھنڈا اتارنے کی جو کوشش کی ہے۔ حکومت ہند نے اس پر نہایت افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اور پولیس کا زبردست پہرہ متعین کر دیا ہے۔

چین کے دو اہم شہر خطرہ میں

پیکنگ۔ ۳۱ دسمبر۔ تین سن کے ۲۴ ممتاز شہریوں نے جنرل الیمو چیانگ کائی شیک سے درخواست کی ہے کہ تین سن اور پیکنگ سے مرکزی فوجیں نکال لی جائیں اور ان شہروں کو تباہ کر دیا جائے۔

کناڈا کی فوج کی توسیع

اوٹاوا ۳۱ دسمبر۔ کناڈا کی مسلح فوجی طاقت پر سے توسیع اور ترقی کے زبردست پروگرام کے تحت پردہ اٹھایا گیا ہے۔ اس پروگرام کا شمالی اوقیانوس کے میثاق کے ماتحت یورپ کی نئی دفاعی پابندیوں کو پورا کرنے کے لئے حال ہی میں اعلان کیا گیا ہے۔

تمام فوج کو پہلی بار آرکٹک میں لڑنے کی تربیت دی جا رہی ہے۔ اور بذریعہ ہوائی جہاز منتقل ہو سکنے والے فوجی دستہ کو سرعت کے ساتھ تیار کیا جارہا ہے۔ (اسٹار)

روزنامہ
الفضل
یکم جنوری ۱۹۴۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ عیسائیت

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیدائش۔ زندگی اور وفات کے متعلق تمام حالات مشکوک اور مشتبہ ہیں۔ اگرچہ اناجیل اربعہ میں کوشش کی گئی ہے۔ کہ ان حالات پر کچھ روشنی ڈالی جائے لیکن ان حالات کے بیان کرنے میں مصنفین اناجیل کا آپس میں اتنا اختلاف ہے۔ کہ جس معاملہ میں وہ متفق بھی نظر آتے ہیں۔ اس پر بھی یقین کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

موجودہ عیسائیت میں جو مذہبی رسومات آپ کی پیدائش زندگی اور وفات کے ساتھ وابستہ کر دی گئی ہیں۔ خود علمائے مغرب کی تحقیقات میں وہ تقریباً سب کی سب نہ صرف قیاسی ہی ہیں بلکہ وہ مغرب کی بت پرست اقوام کی رسومات سے لی گئی ہیں۔ جو رسومات قدیم رومن جرمن وغیرہ اقوام اپنے دیوتاؤں کے متعلق ادا کرتے تھے وہی رسومات عیسائیت قبول کرنے کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ وابستہ کر دی گئیں۔ اور ایسا عمداً کیا گیا۔ تاکہ آپ کو ان ممالک میں قابل قبول صورت میں پیش کیا جائے۔

تھوڑے سے غور سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ مغرب میں جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا تصور بنایا گیا ہے۔ وہ قطعاً اللہ تعالےٰ کے ایک فرستادہ کا نقشہ نہیں ہے۔ بلکہ آپ کو ایک اسی طرح کا دیوتا بنا دیا گیا ہے۔ جیسا کہ مختلف بت پرست اقوام کے بڑے بڑے دیوتا تھے۔ ان دیوتاؤں کے متعلق ان اقوام کے جو جو خیالات تھے اور جو جو رسومات ان کے نام پر ادا کی جاتی تھیں تقریباً وہ ساری کی ساری عیسائیت میں اپنالی گئیں۔ لیکن چونکہ بت پرست اقوام کے دیوتا محض خیالی تھے۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام ابھی قریب کے زمانہ میں واقعی ایک جیتی جاگتی ہستی ہو گزرے تھے۔ اور ان کے متعلق کچھ حقیقی باتیں ان کے ماننے والوں کو یاد تھیں۔ اور ان کی تعلیم کا نقشہ ان کے دلوں پر کسی قدر باقی تھا۔ جس کے اثر میں ان سے بڑی بڑی قربانیاں سرزد ہوتی تھیں۔ اس لئے قدیم دیوتاؤں کو اس نئے دیوتا سے شکست کھانی پڑی۔ اور یورپ میں نہایت آسانی سے اس نے وہ جگہ حاصل کر لی۔ جو مختلف اقوام کے بڑے بڑے دیوتاؤں کو حاصل تھی۔ مغربی بت پرست اقوام نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو تو مان لیا۔ مگر نہ اس طرح کہ وہ اللہ تعالےٰ کے ایک برگزیدہ نبی تھے۔ جو دنیا کی ہدائت کے لئے مبعوث کئے گئے تھے بلکہ اس طرح جس طرح ان کے قدیم دیوتا تھے

اس طرح ان کی رنگین نظر میں آپ محض ایک انسان نہ رہ سکتے تھے بلکہ جس طرح ان کے دیوتاؤں میں الوہیت کی شان تھی۔ اسی طرح انہوں نے آپ کو بھی ایک مافوق الانسان ہستی خیال کیا۔ اور آپ کو بھی الوہیت کا درجہ دے دیا۔ لیکن چونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے آپ واقعی ان کے خیالی دیوتاؤں کے برخلاف ایک ایسی ہستی بھی تھے۔ جو اس دنیا میں قریب ہی کے زمانہ میں موجود رہ چکی تھی۔ اور آپ انسانی صورت میں زندگی گزار چکے تھے۔ اس لئے آپ کے مغربی پیراؤں میں ایک مدت تک یہ بحث جاری رہی۔ کہ آپ کا حقیقی درجہ کیا ہے۔ یعنی کیا آپ محض خدا تھے یا محض انسان یا دونو۔ یہ بحث مدت تک جاری رہی۔ بلکہ اب تک بھی ختم نہیں ہوئی۔ اور اس کی بناء پر عیسائیوں میں کئی مختلف فرقے بن گئے۔ اور ابھی تک بنتے جا رہے ہیں۔ ایک انتہائی خیال تو یہ ہے کہ آپ محض خدا تھے جو انسانی صورت میں ظاہر ہوئے۔ اس کے متضاد دوسرا انتہائی تصور یہ ہے کہ آپ محض انسان تھے۔ لیکن زیادہ عام خیال یہ ہے کہ آپ خدا بھی تھے اور انسان بھی۔ مگر دونو پہلو ایک ہی شخصیت میں جمع ہو گئے تھے۔

الغرض مغرب میں جا کر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا وجود ایک عجیب گورکھ دھندا بن گیا۔ اور اسکی ذمہ واری ان عیسائی علماء پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے آپ کو مغربی بت پرست اقوام میں قابل قبول بنانے کے لئے آپ کو ان دیوتاؤں کی شکل میں پیش کیا۔ جن کی پرستش یہ اقوام کرتی تھیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالےٰ کا اولوالعزم رسول تو بت پرستی کے گرد و غبار میں گم ہو گیا۔ اور اسکی جگہ ایک نیا عظیم الشان دیوتا پیدا ہو گیا۔

ایسی صورت میں ممکن نہ تھا کہ مغربی اقوام کے ہاتھ میں اس سلسلہ نبوت کا رشتہ آتا جو اللہ تعالےٰ نے انسانوں کی ہدائت کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اگرچہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نرمی کی تعلیم ان ممالک میں پھیل گئی۔ لیکن چونکہ یہ تعلیم سخت دل یہودیوں کے لئے خاص طور پر نازل ہوئی تھی۔ تاکہ ان کی طبیعتوں کو حد اعتدال میں لائے۔ یورپ میں اس تعلیم کو بت پرستانہ مبالغہ کی حد تک پہونچا دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں عیسائیت اسی طرح کا ایک مبالغہ آمیز رہبانی مذہب بن گیا۔ جس طرح دیگر انسانوں کے خود ساختہ مذاہب انتہائی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

چونکہ انسانوں کی عقل محدود ہوتی ہے۔ اس لئے جو زندگی کے اصول وہ بناتے ہیں۔ اکثر وہ حد اعتدال سے گزر جاتے ہیں۔ ان میں انفرادی جذبات کا بہت درک ہو جاتا ہے۔ انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ کہ وہ جذبات کی رَو میں بہ کر زندگی کے معتدل دائرے سے عموماً باہر چلی جاتی ہے۔ اور انتہائی اصولوں کی پیروی کرنے لگتی ہے۔ اور افراط و تفریط کے اندھیروں میں زندگی کے ان معتدل اصولوں کو گم کر دیتی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ ان کی ہدائت کے لئے اپنے رسولوں کے ذریعہ بھیجتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے جیسا کہ قرآن کریم سے واضح ہوتا ہے ہر قوم اور ہر ملک میں اپنے ہادی اور رسول بھیجے ہیں۔ جو مختلف لوگوں کو صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی کرتے چلے آئے ہیں۔ لیکن انسان اس تعلیم میں اپنے طبعی رجحانات کو داخل کر دیتے رہے ہیں۔ اور بجائے اسکے کہ وہ اپنی طبیعتوں پر زور دے کر اس بتائے ہوئے صراط مستقیم پر چلنے کی کوشش کرتے اور اس تعلیم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالتے وہ سہل انگاری سے کام لے کر اللہ تعالےٰ کی تعلیم کو اپنی نفسانی خواہشات کے مطابق بنا لیتے ہیں۔ اور اس طرح حقیقی راستہ سے بہت دور جا پڑتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خیالی بت آراستہ کر لیتے ہیں۔ اور انہی کی پوجا شروع کر دیتے ہیں۔ جب عیسائیت مغرب میں پہونچی۔ تو ان ممالک کی یہی حالت تھی۔ یہودیوں سے جن کی ہدائت کے لئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام نازل ہوئے تھے مایوس ہو کر عیسائیت کے مبلغین رومیوں کی طرف متوجہ ہوئے تو انہوں نے ان کو اسی حالت میں مبتلا پایا۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کے اس اولوالعزم نبی کی ذات کا صحیح تصور ایسے حالات میں پنپتا نظر نہ آتا تھا۔ اس لئے انہوں نے اسکی قلب ماہیت کر دی۔ اور بجائے اسکے کہ الٰہی تعلیم سے مغربی اقوام کی ذہنیت تبدیل ہوتی الٹا الٰہی تعلیم کا حلیہ ہی بدل کر رکھ دیا۔ اور عیسائیت موجودہ صورت میں نمودار ہو کر نشو و نما پانے لگی۔ ایک طرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور اسکی والدہ صلیب اور عیسائی درویشوں کی تصاویر اور بت پجنے لگے تو دوسری طرف باپ بیٹا اور روح القدس کا تثلیثی تصور الوہیت مسیح وغیرہ کے مسائل کی الجھنیں پیدا ہو گئیں

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت کے وقت عیسائیت صراط مستقیم سے بہت دور نکل گئی تھی۔ اور اللہ تعالےٰ کی تعلیم گرد و غبار میں چھپ گئی تھی۔ لیکن چونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آنحضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پہلے اللہ تعالےٰ کے آخری فرستادہ تھے اس لئے بعض عیسائیوں کی زندگیوں میں کہیں کہیں اللہ تعالےٰ کی حقیقی تعلیم کی جھلک نظر آ جاتی تھی۔ مگر عام حالت ناگفتہ بہ ہو چکی تھی۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق عوام کے عقائد نہایت مشرکانہ ہو چکے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے آپ کی پوزیشن کو صاف کرنے کے لئے مروجہ عیسائی عقائد کی نہائت پرزور الفاظ میں بار بار تردید کی ہے قرآن کریم نے جہاں ایک طرف یہودیوں کے اعتراضات کی قلعی کھولی ہے۔ تو دوسری طرف عیسائیوں کی مبالغہ آمیزیوں کا بھی صریح رد کیا ہے۔ اور اولوالعزم انبیاء علیہم السلام کی صف اول میں آپکا جائز مقام واضح کر دیا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض مسلمان بھی جو موجودہ عیسائیت کی کنہ سے ناواقف ہیں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی عظمت کی وجہ سے جو قرآن کریم میں ضمناً بیان کی گئی ہے عیسائیوں کے بعض عقائد سے متاثر ہیں۔ اور آپ کے متعلق ایسے عقائد رکھتے ہیں۔ جو قرآن کریم کی تعلیم کے صریح خلاف ہیں۔

کرسمس کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ مختلف اوقات میں عیسائی مختلف تاریخوں پر آپ کی پیدائش کا دن مناتے رہے ہیں۔ آپ کی پیدائش کا دن منانے کی رسم واقعہ صلیب سے دو تین سو سال کے بعد شروع ہوئی تھی۔ اور پہلے کبھی اپریل اور کبھی مئی کے مہینوں میں منایا جاتا تھا۔ محققین کا خیال ہے کہ ۲۵ دسمبر تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن کسی طرح ہو ہی نہیں سکتا۔ خود عہد نامہ جدید کی روشنی میں یہ غلط ثابت ہوتا ہے۔ دسمبر کے ان دنوں میں یہودیہ میں سخت بارش ہوتی ہے۔ اس لئے محققین کا خیال ہے کہ اناجیل میں جو لکھا ہے کہ آپ کی پیدائش کے وقت کچھ گڈریے نشانات دیکھ کر آپ کو دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ عقلاً ناممکن نظر آتا ہے۔ کیونکہ ایسے سرد اور بارش کے دنوں میں رات کو گڈریے میدانوں میں کہاں ہوتے ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو احمدی صاحب استطاعت احمدی خود الفضل خرید کر نہیں پڑھتا۔ وہ کما حقہ اپنا فرض ادا نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالِ نَو ——— نئے دَور کا آغاز

ابو المنیر نور الحق واقف زندگی

کل سے نیا سال شروع ہو رہا ہے یہ سال ہماری جماعت کے لئے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سال کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک رویا کی بناء پر یہ ارشاد فرمایا ہوا ہے کہ یہ سال ہماری جماعت کے لئے ایک خاص نشان کو ظاہر کرنے والا ہو گا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فروری ۱۹۴۴ء میں اپنی ایک رویا کی بناء پر مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ تو حضور نے اس کے دو ماہ بعد اپریل ۱۹۴۴ء میں مجلس علم و عرفان میں اپنی ایک رویا کا ذکر فرمایا کہ حضور کو اس بات کا علم دیا گیا ہے کہ مصلح موعود کے انکشاف کے ساتھ ایک اور چیز متعلق ہے جو پانچ سال کے بعد ظاہر ہو گی۔ چنانچہ یہ پانچ سال اپریل ۱۹۴۹ء میں ختم ہوتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس خواب کا ذکر دو خطبات میں اور ایک دفعہ مجلس شوریٰ میں بھی فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور نے جولائی ۱۹۴۶ء میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ جو ۱۹ اگست ۱۹۴۶ء کے اخبار الفضل میں طبع ہو چکا ہے۔ اس میں حضور نے مذکورہ بالا رویا کے ذکر کے ضمن میں فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ یہ دَور ہماری جماعت پر کس رنگ میں اثر انداز ہو گا۔ آیا اس عرصہ کو تنظیمی رنگ میں اہمیت حاصل ہے یا اسے اس لحاظ سے اہمیت ہے۔ کہ وہ جماعت کے لئے مصیبت کا عرصہ ہے۔ پھر ۱۹۴۷ء میں حضور نے ۱۱ اپریل ۱۹۴۷ء کے خطبہ کے ضمن میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ

"احباب یہ بات مجلس شوریٰ کے موقعہ پر سن چکے ہوں گے۔ اور جنہوں نے نہیں سنی وہ الفضل میں پڑھ چکے ہوں گے۔ یا اپنے دوستوں سے سن چکے ہونگے۔ کہ سلسلہ کی مالی ضروریات اور پیش آنے والی مشکلات اس قدر بڑھ چکی ہیں۔ اور شائد سال دو سال تک ایسی حالت رہے کہ موجودہ چندوں سے ان کو پورا نہ کیا جا سکے۔ جیسا کہ میری ایک رویا سے استدلال ہوتا ہے۔ کہ موجودہ تغیرات کی پانچ سالہ میعاد اپریل ۱۹۴۹ء تک ہے یا اگر عام اندازہ رکھا جائے۔ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۹ء تک یہ میعاد جا سکتی ہے۔ اس وقت تک کوئی ایسا نیا تغیر پیدا ہو جائے گا۔ کہ موجودہ دور نئے دور کی شکل اختیار کرلے گا۔ اس لحاظ سے ۱۹۴۷ء ۱۹۴۸ء اور آدھا سال ۱۹۴۹ء کا گویا ہمارے مالی سال کے لحاظ سے دو سال نہایت نازک ہونگے"۔

الغرض سال ۱۹۴۹ء ہمارے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ عجیب بات ہے کہ حضور نے اپریل ۱۹۴۹ء کا لفظ بولا ہے۔ اور اس سال جلسہ سالانہ بھی اپریل کے مہینہ تک ملتوی ہو گیا ہے۔ جو ہمارے نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہو گا۔ اور جہاں سے ہمارے لئے ایک نیا دور شروع ہو گا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے التواء میں بھی خاص حکمت ہے۔

پس میں احباب جماعت سے یہ کہتا ہوں۔ کہ اس سال ہمیں خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں اور اپنے دلوں میں یہ عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے صف اول میں آکھڑا ہو گا۔ اور اسلام کے درخت کو سرسبز کرنے کے لئے اپنی جان اور مال کی قربانی پیش کرنے میں کسی قسم کا دریغ نہ کرے گا۔ درحقیقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو آج سے پانچ سال قبل نئے تغیر کے اطلاع دینے کا یہی منشاء تھا کہ جماعت اس کے لئے تیاری کرے۔ اور ہم میں سے ہر ایک وقت آنے پر وہ بے مثال قربانی دکھائے۔ کہ آئندہ آنے والی نسلوں کے دلوں سے اس کا نام سننے پر بے اختیار دعائیں نکل پڑیں۔ بالآخر میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہماری کمزوریوں کو ڈھانپ لے۔ اور ہمیں جلد سے جلد وہ دن دکھائے۔ جبکہ ساری دنیا پر پرچم اسلام لہرا رہا ہو۔

احباب جماعت مشورہ دیں

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ دفتر وصیت کو مشورہ دیں۔ کہ کونسے [illegible] اختیار کئے جائیں۔ جن کے نتیجہ میں ہر احمدی مرد، عورت اور بالغ بچہ وصیت کر دے [illegible] کا یہ مشورہ ہے کہ:۔

[illegible] یہ تحریک جاری رکھی جائے۔ تو جماعت میں جس قسم کا ایمان پایا جاتا ہے۔ اس کے لحاظ سے ایک سال کے اندر ہر احمدی موصی بن جائے (الفضل ۳۰ جون ۱۹۴۸ء)

[illegible] مشورے دفتر وصیت جتنی جلدی [illegible] اتنی جلدی [illegible] دفتر ان سے [illegible] اٹھا سکے گا۔

(شعبہ تحریک وصیت)

پہلا جرمن احمدی مبلغ ——— ہر عبدالشکور کنزے

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب انچارج مشن ہائے سوئٹزرلینڈ و جرمن)

گذشتہ جنگ عالمگیر کی تاریخ میں شمالی افریقہ میں لڑی جانے والی لڑائی ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ سیاسی دنیا کے لئے اس لحاظ سے کہ اس سے پہلے کبھی اتنے وسیع پیمانہ پر لڑی جانے والی لڑائی میں ایک علاقہ باری باری مخالف احزاب کے قبضہ میں نہیں آیا۔ لیبیا کی لڑائی نے دنیا کو یہ حیرت انگیز نظارہ دکھا دیا کہ اگر بن غازی طبروق۔ فورٹ کاپوزو وغیرہ علاقے آج اتحادیوں کے ہاتھ میں ہیں تو کل جرمن کے۔ اور اسی طرح متعدد بار ان علاقوں میں فاتح مفتوح اور مغلوب غالب ہوتا رہا۔ احمدی دنیا کے لئے اس لڑائی میں اسلام کی صداقت کا ایک نشان تھا۔ کیونکہ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خدا تعالےٰ سے قبل از وقت علم پا کر اس لڑائی کی غیر معمولی کیفیت اور آخری انجام سے دنیا کو آگاہ کر دیا تھا۔

آج ہم قارئین کو جنگ کے ان ہیبت ناک سالوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ ۱۹۴۱ء اور ۱۹۴۲ء میں یہ لڑائی ہو رہی تھی نہ جرمنوں کو اپنی آخری کامیابی کا یقین تھا۔ اور نہ ہی اتحادیوں کو۔ تاہم دونو فریق تن دھن کی بازی لگائے ہوئے تھے۔ جرمنوں کی طرف سے لڑائی میں شریک ایک خوشرو نوجوان بھی اس موقعہ پر اپنے جوہر دکھا رہا تھا۔ اچانک ایک موقعہ پر اپنے بعض ساتھیوں سمیت وہ اتحادی فوجوں کے نرغہ میں آگیا۔ اور قوانین جنگ کی رو سے جنگی قیدی بنا لیا گیا۔ افریقہ کے میدان میں وہ ہوائی جہاز کے ذریعہ لایا گیا تھا۔ لیکن اب وہاں سے قیدی کی صورت میں بحری جہاز پر سوار کر کے اسے ممالک متحدہ امریکہ میں لے جایا گیا۔ امریکہ میں ایک لمبا عرصہ اسی حالت میں گذرا۔ اس دوران میں اس نوجوان جرمن ٹیکنک ڈرافٹسمین نے انگریزی زبان سیکھ لی۔ اس کے بعد اس کی تقدیر اسے انگلستان لائی۔ جہاں وہ غالباً ۱۹۴۶ء میں پہنچا وہاں پہنچکر نہ معلوم اس کے دل میں کیا تحریک پیدا ہوئی۔ جس نے اسے اسلام کا مطالعہ کرنے کی طرف شوق دلایا۔ اپنے قیدی ماحول میں اس کے لئے اس راہ میں مشکلات تھیں۔ تاہم اس نے ایک خط امام مسجد لندن کو لکھا کہ وہ اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے۔ معلومات بہم پہنچائی گئیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر اس کے سامنے کیا گیا۔ اس پر اس نے اپنے آپ کو اسلام کے پہلے کی نسبت زیادہ قریب پایا۔ آخر ستمبر ۱۹۴۶ء میں اس نے ۲۷ برس کی عمر میں اسلام قبول کر کے پہلا جرمن احمدی ہونے کا فخر حاصل کیا۔ چند ماہ بعد دسمبر کے مہینہ میں حضرت امیر المومنین نے اس کا نام عبدالشکور تجویز فرمایا۔

ہر عبدالشکور کنزے ۱۹۴۷ء کی پہلی سہ ماہی میں انگلستان سے واپس اپنے ملک جرمن میں پہنچے یعنی ان کے جنگی قیدی ہونے کا زمانہ ختم ہوا۔ آپ نے جرمن جانے سے پہلے لندن میں مسجد احمدیہ کے ساتھ تعلق رکھا اور وہاں احباب کے زیر تربیت رہنے کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا۔ جن کی ان پر عائد شدہ پابندیاں انہیں اجازت دیتی تھیں۔

جنوری ۱۹۴۷ء میں ہی آپ نے اپنے بڑھتے ہوئے جوش کے ماتحت مجھے لکھا کہ وہ اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ رفتہ رفتہ ان کا جذبۂ خدمت دین ترقی کرتا گیا۔ اور اپنے ملک میں آکر جو تباہی و بربادی دیکھی اور لوگوں کی مادی بدحالی کے علاوہ روحانی ناداری جو مشاہدہ کی۔ تو ان کا خاص اثر ان کے دل پر ہوا۔ ان کے بعض خطوط میں سے چند فقرات درج کرتا ہوں جو انہوں نے وقتاً فوقتاً خاکسار کو لکھے:۔ "میں باقاعدگی سے نماز ادا کرتا ہوں اور اپنے ایمان کو کلیتہً خدا کے ہاتھوں میں دیا ہوا ہے یہ اس کا فضل ہے کہ میں قید سے جسم و روح سلامت لے کر نکل آیا ہوں۔ .... سلام اور درود ہوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ جن کے طفیل ہمیں واحد خدا کی نعمت نصیب ہوئی"

تعلیم دین کی خاطر قادیان جانے کی درخواست کی منظوری پر لکھا:۔ "الحمدللہ میں بیان نہیں کر سکتا کہ مجھے اس امر سے کسقدر خوشی ہوئی ہے۔ کہ میری درخواست حضرت خلیفۃ المسیح نے منظور فرمائی ہے ... خدا مجھے علم دے .... قادیان میں قیام کے دوران میں میں زیادہ سے زیادہ واقفیت اسلام کے متعلق حاصل کرنا چاہتا ہوں تا اپنے ملک میں اسلام کو پھیلا سکوں"

قادیان ارد گرد فسادات کی خبر اور حضرت امیر المومنین کے اگست ۱۹۴۷ء والے پیغام کا ترجمہ جب انہیں ملا تو لکھا:۔ "یہ معلوم کر کے کہ پیارا آقا خطرہ میں ہے بہت تکلیف ہوئی۔ ہر روز میں ریڈیو پر خبریں سنتا اور ہندوستان کا نقشہ دیکھتا ہوں۔ فسادات روزانہ خطرناک صورت اختیار کر رہے ہیں۔ یہ بہت دردناک امر ہے۔ کہ قادیان کو ہندوستان میں شامل کر دیا گیا ہے۔ میں نے مسٹر مشتاق احمد باجوہ کو لکھا ہے کہ میرے قادیان جانے کا جلدی انتظام کیا جائے تا میں حضرت صاحب کا پہرہ دے سکوں۔ میں قادیان کی سلامتی نیز حضور کی اور حضور کے خاندان کی خیریت اور مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ میں جوان تنومند اور باصحت ہوں۔ اور ایک ادنیٰ خادم۔ اسی

(باقی صفحہ ۶ پر)

رومن کیتھولک چرچ کا نیا عقیدہ

عیسائی مذہب میں انسانی دست اندازی کا نیا ثبوت

از مکرم خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ

(۱)

عالم موجودہ میں آئے دن نئی سے نئی ایجادیں ہوتی رہتی ہیں۔ ضروریات و تنعمات زندگی میں جدید سے جدید رنگ پیدا کیا جاتا ہے۔ ملبوسات میں ہر موسم میں نئی وضع قطع کو شہرت و ترویج دی جاتی ہے۔ سال بسال نئے ماڈل بازار میں آ جاتے ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے آلات میں ہوائی جہازوں میں گھڑیوں میں الغرض دنیا بھر کی مادی اشیا کی بناوٹ میں تبدیلی اور اصلاح کا سلسلہ غیر معمولی طور پر جاری ہے۔ یہ اس لئے کہ یہ سب چیزیں عارضی، فانی اور تغیر پذیر ہیں۔ انسانی مزاج اور ضرورت کے مطابق رنگ بدلتے رہنا ان کا خاصہ ہے۔ ورنہ یا تو انسان کی ضروریات کو پورا کر سکنے کی نا اہلیت کے سبب غیر مقبول ہو جائیں یا اس دلکشی اور جاذبیت کو کھو بیٹھیں جو جدت کی وجہ سے ان میں پیدا ہوتی ہے مگر صداقت اور حق ان ضروریات سے بالا ہے جو سچائی پہلے زمانہ میں انسان کے دل کو تسخیر کرتی تھی کوئی وجہ نہیں کہ اب اس کو مقبول خلائق کرنے کے لئے اس کے حقائق میں تحریف کی ضرورت ہو۔ کسی مذہب کے بنیادی عقائد میں ایسی تبدیلی کا اقدام بذاتہٖ اس بات کا ثبوت ہے کہ خود اس کے پیروؤں کے نزدیک وہ مذہب ناقص ہے۔ اور یا تو وہ تبدیلی سے قبل کھوکھلا اور ناتسلی بخش تھا یا تبدیلی کے بعد وہ حق و صداقت کی بجائے انسانی خیالات و توہمات پر اختراع کیا گیا ہے۔

(۲)

موجودہ عیسائیت تثلیث کے عقیدے پر قائم ہے اور تثلیث کے خیال کا اہم ترین جزو یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری مصلوب ہونے کے تین دن بعد جی اٹھے اور باپ خدا کے پاس آسمان پر چلے گئے۔ یہ عقیدہ کس طرح رواج پایا اور کہ یہ خیال کس قدر غیر معقول ہے۔ یہ ایک الگ بحث ہے مگر عیسائیت کی ابتدائی کتب میں بھی اس بات کا ذکر نہیں کہ حضرت مریم بھی بجسد عنصری آسمان پر اٹھائی گئیں۔ رومن کیتھولک چرچ میں حضرت مریم کو جو مقام عقیدت دیا جاتا ہے وہ پروٹسٹنٹ مذہب سے کہیں زیادہ ہے۔ لیکن رومن کیتھولک چرچ کی ساری تاریخ میں اس بات کا کوئی ثبوت موجود نہیں کہ پوپ نے کبھی اس عقیدہ کا اعلان کیا ہو۔ اس میں شک نہیں کہ بعض عیسائی حضرت مریم کے صعود الی السماء کو اپنے طور پر و نیز عقیدت میں مانتے رہے۔ لیکن اس خیال کو کبھی بھی مرکزی کیتھولک چرچ کی حمایت حاصل نہیں ہوئی۔ مذہبی دنیا کے لئے یہ امر حیرت اور دلچسپی کا باعث ہوگا کہ نئے سال میں پاپائے روم کی طرف سے اب اس عقیدے کو باقاعدہ طور پر اپنانے کے اعلان کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

(۳)

ٹائم میگزین اپنی ۲۹ نومبر ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں رقم طراز ہے کہ اس امر کے قوی امکانات ہیں کہ ۲ اپریل ۱۹۴۹ء کو پاپائے روم اس عقیدے کا سرکاری طور پر اعلان کریں گے اور اس طرح سے ان عیسائیوں کی مرادیں بر آئیں گی جو اگرچہ ساتویں صدی سے حضرت مریم کے صعود الی السماء کی تقریب مناتے رہے مگر اس سے قبل کبھی کیتھولک چرچ کی تائید و حمایت حاصل نہ کر سکے۔

تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ کوئی دو سو سال قبل ایک راہب نے پوپ کلیمنٹ کو لکھا کہ حضرت مریم کی رفع سماوی بجسد عنصری کے خیال کو چرچ کے لازمی عقائد میں شامل کیا جائے۔ پوپ صاحب نے اس معاملے کو ہولی آفس کی طرف منتقل کر دیا۔ چرچ کی مشین آہستہ آہستہ چلتی رہی حتیٰ کہ ۱۸۶۳ء میں سپین کی ملکہ الزبتھ نے پھر پوپ کو درخواست کی مگر پوپ صاحب کی طرف سے اسے جواب دیا گیا کہ "میں اس عقیدہ کی اشاعت کے ناقابل ہوں۔ لیکن اگر کیتھولک چرچ کے پیروان کا بڑا حصہ اپنی دعاؤں میں صبر و استقلال سے قائم رہے تو ایک نہ ایک دن ملکہ کی خواہشات کا پورا ہونا مشکل نہ ہوگا۔"

(۵)

یہ جواب بہت بامعنی تھا۔ کیتھولک عیسائیوں کو مستقل مزاجی کے ساتھ اس عقیدے کی ترویج کا جو اشارہ کیا گیا تھا ۱۸۶۳ء سے لے کر خوب کام کرتا رہا۔ چند سال بعد ایک جوشیلے ٹیچی واکاری نے اس مہم کا بیڑا اٹھایا۔ دنیا بھر کے کیتھولک ممالک کا چکر لگایا گیا۔ پروپیگنڈا شروع ہوا۔ اور اسی پر بس نہ ہوئی بلکہ پوپ صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے محضر نامے تیار ہوتے رہے۔ ٹائم میگزین کا کہنا ہے کہ صرف میکسیکو سے پچیس ہزار کیتھولکوں کے دستخط حاصل کئے گئے اور آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ ۱۹۴۶ء میں پوپ صاحب نے چرچ کے تمام بشپوں کو سرکلر بھجوا کر مشورہ مانگا کہ:-

(۱) کیا اس عقیدے کا اعلان جائز ہے؟

(۲) کیا اس کا اعلان قابل عمل اور مناسب convenient ہے؟

(۳) کیا اس عقیدے کا اعلان تقاضائے وقت کے مطابق ہے اور یہ کہ

(۴) کیا آپ اپنی فہم و دانش کی بنا پر یہ مانتے ہیں کہ حضرت مریم کے صعود الی السماء کے عقیدے کا اعلان پادریوں اور عوام کی اکثریت کی خواہشات کی ترجمانی ہوگا؟

ٹائم میگزین کہتا ہے کہ پوپ صاحب کی رائے میں ایک عظیم اکثریت کے جواب اس اعلان کے حق میں موصول ہوئے ہیں۔

(۵)

جو پروپیگنڈا ۱۸۶۳ء میں شروع کیا گیا تھا۔ آخر اپنا رنگ لایا۔ کیتھولک چرچ کی اکثریت اسی طرح حاصل ہو گئی جس طرح آجکل سیاسی دنیا میں الیکشنوں کے لئے اکثریتیں حاصل کی جاتی ہیں۔ حضرت مریم کا آسمان پر اٹھایا جانا واقعہ ہے یا نہیں؟ اس کی تحقیق کی طرف تو پوپ صاحب نے توجہ نہیں فرمائی مگر اب جبکہ پیروؤں کی "مستقل مزاجی" رنگ لے آئی تو ...... ٹائم میگزین لکھتا ہے کہ پوپ صاحب اب اس بات پر قریباً مستعد ہیں کہ سینٹ پیٹرز کے پلیٹ فارم سے ۲ اپریل ۱۹۴۹ء کو عیسائی دنیا کے لئے باقاعدہ طور پر اعلان کر دیں۔

(۶)

سوال ہوتا ہے کہ آخر اس عقیدے کی کچھ نہ کچھ بنیاد تو تاریخ پر ضرور ہوگی۔ لیکن یہ امر اور بھی حیرت زدا ہے کہ اگرچہ حضرت مسیح کے صعود الی السماء کا خیال نسبتاً جلد رواج پایا۔ مگر حضرت مریم کے متعلق چھٹی صدی کے شروع تک اس کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ ٹائم میگزین کے بیان کے مطابق چھٹی صدی میں گریگوری آف ٹورز نے پہلی دفعہ یہ حکایت لکھی کہ حضرت مریم کی وفات کے وقت خود حضرت مسیح فرشتوں سمیت وارد ہوئے اور حضرت مریم کی روح کو میکائیل کے سپرد کیا اور دوسرے دن ان کا جسم آسمان پر اٹھایا گیا۔ اس داستان کا اختتام یوں ہے کہ اس مزعومہ وقوعہ کے وقت مقدس تھامس موجود نہ تھے۔ انہیں اس کا علم دیا گیا تو انہوں نے اس پر یقین نہ کیا جس پر حضرت مریم نے اپنی کمر کی پیٹی اوپر سے پھینکی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جناب تھامس بھی مان گئے کہ حضرت مریم کے صعود سماوی میں شک کی ہرگز گنجائش نہیں۔

(۷)

یہ ہے وہ مبسوط بنیاد جس پر چھٹی صدی عیسوی میں وہ افسانہ تیار ہوا جسے اب جناب پوپ مذہبی استناد بخش کر کیتھولک مذہب کی اہم جزو بنانے کی فکر میں ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار

کیتھولک چرچ کی رو سے جناب پوپ غلطی و لغزش سے پاک ہیں۔ اس لئے ایک دفعہ آپ کی مہر توثیق ثبت ہو جانے کے بعد ہر کیتھولک عیسائی مجبور ہوتا ہے کہ اس عقیدے پر ایمان لائے۔ اب جبکہ دنیا بھر کی آنکھوں کے سامنے ایک عظیم تحریف جنم لے رہی ہے تو اس بات کے انکار کے لئے کیا وجہ رہ جاتی ہے کہ بقیہ عیسائی عقائد بھی اسی طرح نہ بنے ہوں گے؟

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

نیا سال اور تجارتی و صنعتی احباب

ہر سال اپنے اندر ایک نیا جذبہ اور نئی امنگ لے کر آتا ہے۔ ہم نے عہد کیا ہوا ہے کہ ہم اسلام کو دنیا پر غالب کریں گے۔ تجارتی اور صنعتی احباب کے لئے موقعہ ہے کہ اسلام کی بنیاد کو مستحکم کرنے کے لئے تجارت اور صنعت کے شعبۂ زندگی میں ترقی کریں۔ اس موقعہ کو نزدیک ترین کرنے کے لئے حضور اقدس کے منشاء کے ماتحت ایک تجارتی اور صنعتی ادارے کی تشکیل کی جا رہی ہے تاکہ تجارتی اور صنعتی احباب اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کی مدد کر سکیں۔ اپنی مشکلات کو باہمی کوشش سے حل کر سکیں اور ایک دوسرے کی مدد و تعاون سے سربلند ہو سکیں۔ اور ان کی ترقی سے اسلام کی جڑیں مضبوط ہوں اور اسلام اپنے روشن چہرے کے ساتھ دنیا پر غالب آ سکے۔ نیا سال تجارتی اور صنعتی احباب کو دعوت عمل دیتا ہے!!

لہذا تجارتی اور صنعتی ادارے میں شامل ہونے کے لئے فوراً اپنے نام مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ وکیل الصنعت و حرفت جودھامل بلڈنگ لاہور۔

ایک موقع

نائب مشیر اقتصادیات حکومت پاکستان کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ پاکستان میں اپنا مال تقسیم کرنے یا اپنی ایجنسی قائم کرنے کی نمائندگی کے لئے امریکہ میں پاکستانی قونصل خانہ پر کئی امریکن فرموں نے پوچھا ہے۔ ایجنسی کے امور میں دلچسپی رکھنے والے تجارتی احباب ضروری فارموں کے لئے فوراً اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔

Department of Commercial Intelligence and Statistics, Block no. 51, Karachi.

(دفتر وکالت صنعت و حرفت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۳)

راہ میں اگر مارا جاؤں۔ تو کیا ہوا۔ ایک حقیر جان سلسلہ کے کام آئے گی۔ خدا مجھے ہمارا جھنڈا ہلانے کی طاقت دے تاکوئی شخص ہمارے قادیان کو نیچا نہ کر سکے۔ میرا خیال ہے کہ قادیان کے دوسرے نوجوان بھائی جب یہ دیکھیں گے۔ کہ محبوب امام کی حفاظت کے لئے دوسرے ممالک کے احمدی بھی آئے ہیں تو ان کی اس سے ہمت افزائی ہوگی ایک مسلمان کا یہ کام نہیں۔ کہ لڑائی کرے۔ لیکن آج کل ہم محض دعاؤں سے کام نہیں لے سکتے۔ اور نہ ہی دشمن کو یہ موقعہ دے سکتے ہیں۔ کہ وہ آئے اور ہمیں ہمارے مقدس مقامات سے ہٹا دے۔ ہمیں دشمن کا مقابلہ میدان میں نکل کر کرنا ہوگا۔ ہاں حضور کی ذات سے بہت فاصلہ پر۔ تاکہ دشمن کو شکست دیکر اسجگہ واپس بھگا نا پڑیگا۔ جہاں سے کہ وہ آیا ہے"۔ گذشتہ سال عید الاضحیہ کے بعد لکھا میں نے یہ تہوار اکیلے ہی منایا میرے خیالات قادیان اور وہاں کے بھائیوں پر مرکوز تھے۔ حقیقت میں ہمیں اس امر سے تسلی ہوئی کہ حضرت صاحب لاہور میں بخیریت ہیں۔ ... اسلام کو قبول کرنیکے بعد میں ایک بڑا انقلاب اپنے اندر پاتا ہوں۔ اس نے میرے وجود کو میری روح کو بالکل بدل کر رکھ دیا ہے"۔ ایک خط میں لکھا۔ "اگر میں پاکستان میں رہ کر دین سیکھ سکوں تو تنخواہ وغیرہ کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ دین سیکھنا ہی میری تنخواہ ہوگا"۔ وقف زندگی کے موقعہ پر لکھا۔ "میں ایک بار پھر اقرار کرتا ہوں کہ میں ساری زندگی دین کی خدمت کیلئے وقف کرتا ہوں۔ سلسلہ کے لئے اور حضرت امام جماعت کیلئے۔ میں ہمیشہ تابع بطیع اپنے محبوب آقا کا رہوں گا۔ اور حضور کے احکامات اسی طرح بجالاؤں گا جس طرح حضور کا منشا ہوگا۔ ... میں حضرت امیر المومنین کے حضور اپنی زندگی غیر مشروط طور پر خدمت اسلام کی خاطر وقف کرتا ہوں۔ مہربانی کرکے دعا کریں کہ میری درخواست منظور ہو جائے۔ میں صرف حضور کا ایک دینی بھائی ہی نہیں بننا چاہتا۔ بلکہ حضور کے بیٹوں کی طرح ہونا چاہتا ہوں۔ میں اس محبت کو بیان نہیں کر سکتا۔ جو مجھے حضور سے ہے۔ ... دعا ہے کہ خدا مجھے کافی علم عطا فرمائے تا میرا روحانی باپ اپنے اس نوجوان بیٹے پر فخر کر سکے۔ جو اپنے مقدس مرکز سے بہت دور ہے"

طوالت کے خوف سے زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ اس نوجوان جرمن احمدی کا جوش تبلیغ ظاہر ہے۔ لگاتار کوششوں کے برلن کے شہر سے نکلوایا گیا۔ اس راہ میں انہوں نے پانچ ماہ تک سفر میں بغیر کپڑے کے گذارے۔ روسیوں کے خوف سے کبھی ایک سمت بدل جاتے اور کبھی دوسری سمت۔ آخر ستمبر کے آخر میں سوئٹزرلینڈ پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ ان دنوں ہم خاکسار ربوہ میں تھا۔ ان کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع ملی۔ خاکسار نے واپس آکر مزید ضروری انتظامات کئے۔ اس ضمن میں مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے لندن سے متواتر کوشش کرکے بہت سے مراحل طے کرائے۔ آخر ۲۶ اکتوبر کو بذریعہ ہوائی جہاز لندن گئے یہاں سے روانہ ہوئے تو کہنے لگے کہ اگر کوئی جہاز ایسا مل جائے۔ جس میں وہ مزدوری کر سکیں۔ تو اس طرح سلسلہ پر سے بوجھ کم ہوگا۔ یہ بھی پوچھا کہ کیا ان کے لئے قادیان جانا ممکن ہوگا۔ نیز کہا کہ اگر جلسہ کے موقع پر پہنچ سکیں تو تعلیم و تربیت کی بہت اچھی ابتدا ہوگی۔ مختصر یہ کہ آپ کا جہاز ۱۰ دسمبر کی شب کو لورپول سے روانہ ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ جہاز جنوری کے ابتدائی ایام میں کراچی پہنچے گا۔ اور پھر ہر سید الشکور کنزے پاکستان میں داخل ہوکر پیارے آقا سے ملاقات کر سکیں گے۔ اور حضور کی ہدایت کے ماتحت دین کی تعلیم حاصل کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو خیر و عافیت سے ان کا سفر پورا کرے ان کے جوش کو قائم رکھے اور بڑھائے ان کے علم میں برکت دے اور انہیں دین کا سچا خادم بنائے۔

اخوان المسلمین کے قبضہ سے ۱۵ سٹین گنیں

قاہرہ ۳۱ دسمبر۔ آج مصری پولیس نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ اس نے انجمن اخوان المسلمین قاہرہ کے قبضہ سے ۱۵ سٹین گنیں ۵۰ ریوالور ۱۰۰ بم اور ۵۵۵۲ کارتوس برآمد کئے گئے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ قاہرہ میں اخوان المسلمین کے تمام تجارتی ادارے سرکاری احکام کے تحت بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور مختلف بنکوں میں ان اداروں کا جو روپیہ تھا۔ اسے ضبط کر لیا گیا ہے۔

جاپان کو بین الاقوامی پارلیمانی یونین کا ممبر بنایا جائے گا!

پیرس ۳۱ دسمبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ بین الاقوامی پارلیمانی یونین جاپان کو جو سابق میں ایک دشمن ملک رہ چکا ہے۔ تحریک اتحاد عالم میں شامل کرنے کی تجویز کر رہی ہے۔

بین الاقوامی پارلیمانی یونین جو ۴۸ ممبر ملکوں کے نمائندوں پر مشتمل ہے۔ فرانسیسی نمائندے موسیو بال کو جاپان بھیج رہی ہے۔ یہ نمائندہ جاپان کو بین الاقوامی پارلیمانی یونین کا ممبر بنانے کے امکان پر جاپانی نمائندہ سے گفتگو کرے گا۔

ولندیزیوں نے انڈونیشیا کے تیل کے اہم چشموں پر قبضہ کر لیا

لندن ۳۱ دسمبر۔ بٹاویہ سے جمہوریہ انڈونیشیا میں ولندیزی فوج کے اقدامات کے متعلق تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ولندیزیوں نے تیل کے اہم چشموں پر قبضہ جما لیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ یہ چشمے جمہوریہ انڈونیشیا کے لئے اقتصادی لحاظ سے بہت اہم تھے۔

شمول کشمیر کے سوال کو پُر امن طریقے سے طے کیا جائے گا!

کابل ۳۱ دسمبر۔ افغانستان کے وزیر خارجہ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے امید ہے کہ ریاست کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کشمیر کے باشندے آزادانہ اور منصفانہ استصواب رائے عامہ کے ذریعہ کرینگے یہ بیان افغانستان کے وزیر خارجہ نے افغانستان کی ایک خبر رساں ایجنسی "بختیار" کے نامہ نگار کو دیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میری حکومت کو توقع ہے۔ کہ کشمیر کی شمولیت کے سوال پر ہندو پاکستان میں جو تنازع ہو گیا ہے۔ اسے پُرامن طریقوں سے طے کیا جائے گا۔

جنوبی کوریا سے روسی فوجوں کا انخلاء

واشنگٹن ۳۱ دسمبر۔ جنوبی کوریا میں نئی حکومت کے قیام کی وجہ سے جو اقوام متحدہ کی منظوری سے قائم ہوئی ہے امریکی فوجوں کے ایک حصہ نے اس علاقہ سے انخلاء شروع کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے ایک بٹالین جنرل میکارتھر کی زیر کمان کام کرنے کے لئے جاپان روانہ ہو جائے گی۔

وزیر اعظم فرانس کی تقریر کرتے ہوئے بیہوش ہو گئے

پیرس ۳۱ دسمبر۔ وزیر اعظم فرانس موسیو ہنری کوئیلی آج بعد دوپہر ری پبلک کونسل سے خطاب کر رہے تھے۔ کہ دفعتہً بیمار ہو گئے۔ وزیر اعظم سال آئندہ کے بجٹ اور بجٹ کے دوران میں تقریر کر رہے تھے۔ اور بل پر ووٹ دینے کی اپیل کر رہے تھے۔ موسیو کوئیلی کی علالت نے بے ہوشی کی شکل اختیار کی۔ انہیں فوری طبی امداد کے لئے سپیکر کے پرائیویٹ کمرے میں لے جایا گیا۔ ڈاکٹر طلب کیا گیا۔ جس نے نبض دیکھنے کے بعد بتایا۔ کہ وزیر اعظم کو حرارت ہو گئی ہے۔ اور انہیں انفلوئنزا کی شکایت ہے۔ وزیر اعظم کو ان کے مکان پر پہنچا دیا گیا۔

نقراشی پاشا کی بیوہ کے لئے پنشن

قاہرہ ۳۱ دسمبر۔ مصری وزارت نے نقراشی پاشا کی بیوہ کو چالیس ہزار مصری پونڈ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ ڈیڑھ سو پونڈ ماہوار پنشن بھی انہیں ملے گی۔ اور ان کے دونوں لڑکوں کی تعلیم کے اخراجات بھی حکومت ہی برداشت کرے گی۔

اور اپنے خاص سے غالب ہوا نکتہ سرا — صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

غالب روزنامہ لاہور

جمعہ ۷ جنوری ۱۹۴۹ء سے

عوام اور خصوصاً مہاجرین کے جذبات و مطالبات کی صحیح ترجمانی، پاکستان کی تعمیر و استحکام کے لئے جدوجہد اور مسائل حاضرہ پر متانت و سنجیدگی سے تنقید و تبصرہ کا عزم لیکر میدان عمل میں آرہا ہے۔

غالب روزنامہ لاہور

تازہ ترین خبروں بے لاگ اور بے لوث تنقیدوں۔ تعمیری مشوروں۔ گراں مایہ مقالات و مضامین۔ دلکش اسلوب بیان۔ بہت مند طرز نگارش اور دیدہ زیب کتابت و طباعت کے اعتبار سے انشاء اللہ میدان صحافت میں سنگ میل ہوگا جسے دیکھ کر ہر صاحب نظر کہہ اٹھے کہ

غالب میدان صحافت میں سب غالب ہے

جاری کردہ
غالب لمیٹڈ لاہور

سالانہ:- ۳۶ روپے — سہ ماہی:- ۱۰ روپے
ششماہی ۱۹ روپے — فی پرچہ ۲ آنے

چیئرمین:- ملک محمد فیروز خان نون ایم ایل اے — مینجنگ ڈائرکٹر:- میاں احمد سعید

ٹیلیفون ۲۳۰۲ — پتہ:- مینجر روزنامہ غالب ۶۱ مال روڈ۔ لاہور

جماعت علی پور کا نیک اقدام

کچھ عرصہ ہوا میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ کی بناء پر الفضل میں تحریک شائع کی تھی کہ اس وقت جو دوست قادیان میں مقیم ہیں۔ ان میں سے بعض کے اہل و عیال بہت تنگ دست ہیں کیونکہ کمانے والا قادیان میں بیٹھا ہے اور باقی خاندان میں کوئی مرد ایسا نہیں۔ جو افراد خاندان کے اخراجات کا بوجھ اٹھا سکے۔ اور میں نے تحریک کی تھی۔ کہ مقامی جماعتوں کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ کہ جہاں جہاں ایسے تنگ دست دوست موجود ہوں وہ ان کی ضروریات کا خیال رکھیں۔ اس پر میاں نور محمد صاحب پنشنر اور سیر امیر جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ نے اس غرض کے لئے اپنی جماعت کی طرف سے چندہ جمع کر کے مبلغ پچاس روپے بھجوائے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء امید ہے۔ دوسری جماعتیں بھی اس کار خیر کی طرف توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہونگی اور خصوصاً وہ جماعتیں جہاں اس قسم کے بوڑھے مرد یا عورتیں یا بچے رہتے ہیں۔ جن کا بیٹا یا خاوند یا باپ قادیان میں خدمت دین بجا لا رہا ہے۔ میں دوبارہ جماعت احمدیہ علی پور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہے اس معاملہ میں سبقت کی ہے۔ جزاہم اللہ خیراً

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۳۱/۱۲/۴۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکی تعلیم بالغان کے ماہر کی ہندوستان میں آمد

نئی دہلی ۳۱ دسمبر۔ امریکہ کے مشہور تعلیم بالغان کے ماہر مسٹر الف۔ سی لوباؤچ آئندہ ماہ ہندوستان آئیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر لوباؤچ تمام ملک کا دورہ کریں گے۔ اور ہندوستان میں تعلیم بالغان کے جو طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کا مطالعہ کریں گے۔

ریلوے کے سامان کی تقسیم کے متعلق ہند اور پاکستان میں سمجھوتہ ہو گیا!

نئی دہلی ۳۱ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ریلوں کے سامان کی تقسیم کے سلسلہ میں ہند اور پاکستان میں متنازعہ امور کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا۔ یاد رہے کہ حال ہی میں نئی دہلی میں بین المملکتی کانفرنس نے اس ضمن میں ایک تحکیمی کمیٹی مقرر کی۔ اس کمیٹی کی گفت و شنید ہی سمجھوتہ کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تحکیمی کمیٹی کا جلسہ کراچی میں منعقد ہوا۔ اور اس میں ریلوں کے سامان کی تقسیم سے متعلق اختلافی امور پر بحث کی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اکثر امور کے متعلق دونوں مملکتوں کے نمائندوں میں سمجھوتہ ہو گیا۔ دونوں ملکوں کی حکومتوں کی تصدیق کے بعد اس راضی نامہ کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ جن معاملات کے بارے میں سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ ان پر بحث کرنے کے لئے کمیٹی کا جلسہ فروری کو کلکتہ میں ہو گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ تقسیم ہند سے قبل بیرونی ممالک سے ریل گاڑیاں منگانے کے لئے جو آرڈر دیئے گئے تھے۔ ان کی تقسیم کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا۔

لبوب کبیر خاص گردے کو گرم کرتی۔ مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ سوز نسیان سے دل اور دماغ کو قوت دیتی ہے۔ اور نشاط آور ہے بدن کو فربہ کرتی اور قوت دینے میں اپنی نظیر آپ ہے۔ اعضاء کو بے حد طاقت دیتی ہے جو رطوبت جوان رہنے کے لئے ضروری ہے وہ مہیا کرتی ہے اور جن گلٹیوں میں وہ پیدا ہوتی ہے۔ انہیں قوت دیتی ہے تین تین ماشہ صبح و شام۔ قیمت ایک چھٹانک چھ روپے مقامی ایجنسی یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی جودھامل بلڈنگ لاہور
طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاری کردہ:- محکمہ فوڈ سپلائیز (مغربی پنجاب)

I.P.S/F.3-1

آزاد کشمیر حکومت سے کشمیری مہاجرین کی اپیل

تراڑکھل ۳۱ر دسمبر۔ حکومت آزاد کشمیر کے وزیر دفاع کرنل احمد علی شاہ نے کشمیری مہاجرین کو یقین دلایا ہے کہ ہندوستانی فوجوں کے ہاتھوں جو ناانصافی اور ظلم ان پر روا رکھا گیا ہے حکومت آزاد کشمیر اسکی تلافی کی پوری پوری کوشش کر رہی ہے یاد رہے ان مہاجرین نے آزاد کشمیر حکومت سے درخواست کی ہے۔ کہ انہیں ہتھیار اور گولہ بارود وغیرہ مہیا کیا جائے۔ تاوہ ہندوستانی فوجوں سے ان مظالم کا بدلہ لے سکیں۔ جو ان پر خواہ مخواہ کئے گئے ہیں۔

آزاد کشمیر کے وزیر مال غلام الدین وانی نے کہا ہے کہ ہندوستانی مقبوضہ علاقہ سے مہاجرین بہت زیادہ تعداد اور بہت بری حالت میں آزاد کشمیر کے علاقے میں آرہے ہیں۔ اور حکومت ان کو آباد کرنے میں ہر ممکن کوشش کام میں لا رہی ہے اور ان کی آبادکاری کے کام کو دیگر امور کے مقابلے میں سب سے مقدم سمجھتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آجکل مہاجرین اس قدر کثیر تعداد میں آرہے ہیں کہ آزاد علاقے کی مالی اور اقتصادی حالت پر اس کا اثر پڑنے لگا ہے حکومت نے ان کی آبادکاری کے سلسلے میں متعدد صنعت گھر کھولے ہیں اور کسانوں کو تقاوی قرضے بھی دل کھول کر دئے ہیں

امریکہ چین کو موجودہ امداد بدستور پہنچا رہا ہے

چیانگ کائی شک کو جنگی مجرم قرار دینا بے معنی ہے

واشنگٹن ۳۱ر دسمبر حکومت امریکہ کے ایک سرکاری ترجمان نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ امریکہ چین کی موجودہ حکومت کی امداد اس وقت تک روکے رکھیگا جب تک مارشل چیانگ کائی شک اپنے موجودہ عہدے سے مستعفی نہیں ہو جائینگے۔

ترجمان نے مزید بیان کیا۔ کہ چین کی اقتصادی امداد کے متعلق حکومت امریکہ نے جو پروگرام منظور کیا تھا۔ اس کے مطابق ضروری امداد بدستور بہم پہنچائی جا رہی ہے۔

صدر ٹرومین نے بھی ایک بیان میں کہا ہے کہ کانگریس کے آئندہ اجلاس میں چین کو امداد پہنچانے کے متعلق وہ ایک بیان دینگے۔ کانگرس کا اجلاس اگلے ہفتہ واشنگٹن میں ہو رہا ہے۔ کمیونسٹوں نے مارشل چیانگ کائی شک کو جنگی مجرموں میں شمار کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر ٹرومین نے کہا یہ ایک ایسی بات ہے۔ جس کا قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا۔ چین کی حکومت ایک ایسی حکومت ہے۔ جس کو دنیا کی تمام حکومتیں تسلیم کرتی ہیں۔ اندریں صورت اس قسم کا اعلان بالکل بے معنی ہے۔

لندن میں مصر اور فلسطین کی سرحد کی حالت کا بغور مطالعہ کیا جا رہا ہے

معاہدہ کی رو سے برطانیہ مصر کو فوجی امداد بہم پہنچانے پر مجبور ہے

لندن ۳۱ر دسمبر۔ برطانوی سفیر نے قاہرہ سے اطلاع دی ہے۔ کہ یہودی فوجیں مصری علاقے میں ۱۸ میل اندر کی طرف بڑھ آئی ہیں۔ اس خبر کی بنا پر مصر کی فلسطینی سرحد کے حالات کا لندن میں بغور مطالعہ کیا جا رہا ہے۔

۱۹۳۶ء کے برطانیہ اور مصر کے معاہدے کے تحت مصر اپنے خلاف جارحانہ کارروائی کی صورت میں برطانیہ سے فوجی امداد طلب کر سکتا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ معاہدے پر عمل درآمد کرنے کی صورت ابھی پیدا نہیں ہوئی۔ اگرچہ مصری حکومت نے وائٹ ہال کو صورت حالات سے آگاہ کر دیا ہے۔

جس کارروائی کے متعلق پہلے حملے کی اطلاع دی گئی تھی۔ وہ اب خیال کیا جاتا ہے کہ یہودی فوجوں کی یلغار تھی۔ اور کوئی منظم حملہ نہیں بلکہ ہو سکتا ہے یہ اقدام کسی ایک دستے کے کمانڈر کا آزادانہ اقدام ہو۔

اگرچہ یہ یورش بذات خود کوئی خطرناک معلوم نہیں ہوتی لیکن نجب میں یہودی حملے کی وسعت اور طاقت کے متعلق جو ثبوت ملے ہیں۔ وہ تشویشناک ہیں۔ لبنان کے ایک سیاسی حلقے کا کہنا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ فلسطین اور مصر کی سرحد پر قبضہ کر لیا جائے۔ اور جنوبی فلسطین میں مصری فوجوں کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا جائے اور سلامتی کونسل کے سامنے یہودی قبضے کو طے شدہ امر کی شکل میں پیش کر دیا جائے۔ یہ بات صرف طاقت کے ذریعے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔

اگر سرحد کی حالت اور خراب ہو جائے اور مصر معاہدے پر عمل درآمد کرنے کا مطالبہ کرے تو خیال کیا جاتا ہے کہ برطانیہ اقوام متحدہ کو اطلاع دے گا۔ اور کوئی عملی قدم اٹھانے سے قبل اقوام متحدہ کے خیالات معلوم کریگا۔ جب حال ہی میں یہودی فوجوں نے شرق اردن کی سرحد کو عبور کیا تھا۔ تو سلامتی کونسل کو آگاہ کیا گیا تھا کہ اگر اس یہودی یلغار کے متعلق جارحانہ کارروائی کے ثبوت مل گئے۔ تو برطانیہ اور شرق اردن کے معاہدے پر عمل درآمد شروع کر دیا جائیگا (اشار)

جنوبی سماٹرا میں ایک اہم مقام پر جمہوری فوجوں کا قبضہ

نئی دہلی ۳۱ر دسمبر جمہوریہ انڈونیشیا کے ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ولندیزیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے فوری انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ مختلف مقامات پر ابھی تک جنگ جاری ہے۔ جنوبی سماٹرا میں منو مجاپہ آج پھر ڈچ فوجوں نے ایک نیا حملہ کیا ہے۔ رمیدان کے علاقہ میں بھی زبردست جنگ جاری ہے۔ اور جمہوری فوجوں نے میدان سے بارہ میل کے فاصلے پر بنجیتی کے مقام پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے

ولندیزی نومسلم کا خیر مقدم بقیہ صفحہ اول

حضور نے بتایا کہ ظفر اللہ کاخ کے بعد ہالینڈ میں کوئی درجن کے قریب نئے افراد حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں ان میں سے ایک تو بہت بڑے عالم بھی ہیں جو مجھے بعض دفعہ عربی میں خط لکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک مسز زیمرمن ہیں جو نہایت قابل خاتون ہیں۔ انہوں نے قرآن کریم کا انگریزی سے ڈچ زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

خطاب کے آخر میں حضور نے فرمایا اسلام اخوت کا علمبردار ہے اور اس میں اس رشتہ اخوت کے سلسلے میں عیسائی برادری کی طرح کوئی مدارج نہیں ہیں۔ اسلام ہی ایک ایسی نعمت ہے جس کے فیض سے دلوں کی ہر قسم کی رنجشیں دور ہو سکتی ہیں۔ لہذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ تبلیغ اسلام کے شعار کو اختیار کرے۔ یہی ایک ایسا حربہ ہے جس سے ہم تمام عالم پر چھا سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ظفر اللہ کاخ صاحب کیطرح جب سارے کا سارا ہالینڈ حلقہ بگوش اسلام ہو جائیگا تو یقیناً انڈونیشیاء اور ہالینڈ کے لوگوں میں جو موجودہ وقت میں ایک دوسرے کو حقیر جاننے کی رو جاری ہے وہ دور ہو جائے گی اور وہ دونوں صحیح معنوں میں باہم بھائی بھائی بن جائیں گے

چائے کے بعد سب سے پہلے ہالینڈ کے سابق مبلغ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے انگریزی زبان میں اپنے نووارد بھائی کا استقبال کرتے ہوئے ایک مختصر سی تقریر میں یہ بھی بتایا کہ ۱۹۴۵ء میں ایک دن ظفر اللہ کاخ فون پر وقت مقرر کر لینے کے بعد مسجد میں تشریف لائے اور میں نے آپ کو گفتگو کے بعد مطالعے کے لئے چند کتب دیں۔ شمس صاحب نے کہا اس میں کیا شک ہے کہ اک نہ اک دن اللہ تعالے کے وعدے اور محمد رسول اللہ کے ارشاد ضرور پورے ہوں گے۔ اور ہزاروں ہزار ولندیزی حلقہ بگوش اسلام ہوں گے۔ لیکن مکرم ظفر اللہ کاخ کا نام پہلے احمدی مسلمان کی حیثیت سے تاریخ احمدیت میں بڑے اعزاز سے یاد کیا جائیگا۔

شمس صاحب کے بعد ظفر اللہ کاخ صاحب نے (جو ترکی ٹوپی پہنے ہوئے تھے) انگریزی میں ہی شمس صاحب کی اس قدر افزائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ سب سے پہلے میں جماعت احمدیہ کے مہتمم بالشان امام کا ممنون ہوں جس نے ہالینڈ میں تبلیغی مرکز کھولا اور مجھے یہ سعادت نصیب ہوئی۔ اور پھر شمس صاحب کا جن کے ذریعے مجھ تک یہ نعمت پہنچی۔ شمس صاحب نے جو ان دنوں مسجد فضل لندن میں ایک نہایت سادہ زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ مجھے اسلام کے عالمگیر اور افضل اصولوں سے بہرہ اندوز کیا اور بتایا کہ اسلام کو دیگر فضیلتوں کے علاوہ سب سے بڑی فضیلت یہ حاصل ہے کہ اس کا لانے والا ساری دنیا کے لئے آیا تھا۔ اور اس کے مقابلے میں دیگر انبیاء مثلاً حضرت عیسٰے علیہ السلام صرف ایک قوم کے لئے تھے۔ اور اس کی ایک اور فضیلت یہ ہے کہ اس کی تعلیم کے احیاء و تجدید کے لئے اللہ تعالے نے دوسرے پیغامبر بھیجنے رہنے کا وعدہ فرمایا ہے

ظفر اللہ کاخ نے کہا میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے خوابوں اور رؤیا کا ذاتی طور پر بھی شاہد ہوں۔ جن میں سے ایک لیبر پارٹی کی کامیابی کے متعلق میرے دیکھتے دیکھتے پورا ہوا۔

مجلس میں بزرگان سلسلہ لاہور کے موقر جرائد نگاروں سکالرز۔ سائنس دانوں اور پروفیسروں کے علاوہ معززین لاہور میں سے مغربی پنجاب کے سکرٹری راجہ حسن اختر۔ سید محسن شاہ وید ڈسکیٹ۔ ڈاکٹر بشیر احمد ہیڈ کمسٹری ڈیپارٹمنٹ ملک عبدالقیوم پرنسپل لاء کالج۔ مسٹر ایچ۔ ایم۔ ملک ڈویژنل سگنل انجینئر (ریلوے) کے نام قابل ذکر ہیں

حضور کی تقریر کے بعد حکیم فضل الرحمن صاحب وکیل التبشیر نے حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کیا۔ مجلس میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی تھا۔

(نامہ نگار خصوصی)

کشمیر کے مسئلہ کا واحد حل استصواب ہے

کابل ۳۰ر دسمبر افغانستان کے وزیر خارجہ خان محمود نے ایک خبر رساں ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ حکومت افغانستان کو یقین ہے کہ کشمیر کا فیصلہ کرنے کے لئے کشمیر کے عوام کے جذبات و احساسات کا احترام کیا جائیگا اور ریاست میں ایک آزاد اور موزون استصواب کیا جائے گا۔

قاضی محمد عیسٰی کا بیان

پشاور ۳۱ر دسمبر بلوچستان مسلم لیگ کے ناظم قاضی محمد عیسٰی نے جو آجکل ضلع لیگوں اور صوبائی مسلم لیگ کے انتخابات کی نگرانی کے سلسلے میں سرحد کا دورہ کر رہے ہیں۔ ایک بیان میں کہا ہے کہ میں پورے دل سے کوشش کرونگا۔ کہ سرحد مسلم لیگ حقیقی معنوں میں ایک متحد جماعت بن جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں کوشش کر رہا ہوں کہ مسلم لیگ میں تمام گروپوں کو شمولیت کا موقع دیا جائے۔ تاکوئی یہ نہ کہہ سکے۔ کہ اسے نظر انداز کر دیا گیا ہے

انڈونیشیا کی جمہوری حکومت کیطرف سے ولندیزیوں کے اس دعوے کی تاحال تصدیق نہیں کی گئی ہے۔ کہ انہوں نے وسطی سماٹرا میں جمبی کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah